کرنل۔ ڈی۔ آئی۔ میک فرسن
بنام
ایم۔ این۔ اپانا اور دوسرا۔

سید فضل علی، مکھرجی اور
چندرشیکھرا ایر جج۔

کنٹریکٹ پیشکش اور قبولیت–سب سے کم قیمت اور جوابی پیشکش کا بیان۔

A کی طرف سے B سے تعلق رکھنے والے مکان کی خریداری کی پیشکش موصول ہونے پر، Y جو گھر کی دیکھ بھال کر رہا تھا، نے B کو کیبل کیا کہ اس کے پاس 5 لاکھ روپے کی پیشکش تھی۔ گھر کے لیے 6,000۔ بی نے 5 اگست 1944 کو جواب میں ایک کیبل بھیجا کہ وہ ایک لاکھ روپے سے کم نہیں قبول کریں گے۔ 000 ,10۔ Y نے یہ معلومات 9 تاریخ کو A کو پہنچائیں اور 14 تاریخ کو A نے Y کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا کہ اس طرح اس نے 5 لاکھ روپے کی زبانی پیشکش کی تصدیق کی۔ 000 ,10 جو اس نے 11 تاریخ کو توجہ دلانے کے لیے بنائے تھے۔ 26 ویں Y کو B کو درج ذیل طور پر کیبل کیا گیا: "روپے کی پیشکش کی۔ 000 ,10۔ میں بیچ سکتا ہوں۔" اسی دن، بی کے ایک اور دوست ڈبلیو، جس کے ساتھ بی بھی خط و کتابت میں تھا، نے ایک روپے کی پیشکش بھیجی۔ 000 ,11 اور بی نے اسے قبول کر لیا۔ ایک مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا جس میں الزام لگایا گیا کہ 5 ویں کی بی کی کیبل ایک جوابی پیشکش تھی اور چونکہ اس نے اسے 14 تاریخ کو قبول کر لیا تھا، اس دن اس کے حق میں فروخت کا معاہدہ طے پایا تھا۔

مانا گیا کہ 5 تاریخ کو بی کی طرف سے بھیجی گئی کیبل سب سے کم قیمت کی ایک غیر معمولی ریاست تھی جس پر وہ فروخت کرے گا اور اس قیمت پر فروخت کرنے کا کوئی مضمر معاہدہ نہیں تھا۔ 14 ویں کا خط ان حالات میں صرف ایک نئی پیشکش تھی؛ اور چونکہ بی نے اسے قبول نہیں کیا تھا، اس لیے اے کے حق میں کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا۔

ہاروی بمقابلہ فیسی 1893 اے سی 552 نے درخواست دی۔

با اختیار اپیلیٹ دیوانی فیصلہ۔ 1945 کے اصل مقدمہ نمبر 1 میں یکم اپریل 1946 کو کورگ کے

جوڈیشل کمشنر کے فیصلہ اور فرمان سے اپیل۔

سی آر پٹابھی رمن، اپیل کنندہ کی طرف سے۔ جندرا لال، مدعا علیہ کی طرف سے۔

1951. 9 فروری۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کرنل ڈی۔ آئی۔ میک فرسن وی۔ ایم۔ این۔ اپنا اور دوسرا، فضل علی جے۔

فیصل علی جے۔ یہ اپیل کنندہ (جسے اس کے بعد پہلا مدعا علیہ کہا گیا ہے) اور دوسرے مدعا علیہ کے خلاف پہلے مدعا علیہ (جسے اس کے بعد مدعی کہا گیا ہے) کی طرف سے دائر مقدمے میں کورگ کے جوڈیشل کمشنر کے جج فضل علی جے کے فیصلہ کی اپیل ہے۔

(اس کے بعد دوسرے مدعا علیہ کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے)، معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے۔ پہلے مدعا علیہ کے پاس مرکارا میں ایک بنگلہ تھا جسے "موروورن لاج" کہا جاتا تھا۔ وہ مقدمہ جس نے اس اپیل کو جنم دیا ہے مدعی نے اس بنگلے کے سلسلے میں فروخت کے مبینہ معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے دائر کیا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلا مدعا علیہ مرکارا میں کچھ جائیدادوں کا مالک تھا، اور ایک مسٹر وائٹ ایک اسٹیٹ میں متبادل ڈائریکٹر تھا، اور ینگ مین دوسرے اسٹیٹ کا مینیجر تھا جو پہلے مدعا علیہ سے بھی تعلق رکھتا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں "موروورن لاج" کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ 1944 کے وسط کے قریب، مدعی نے وائٹ سے پوچھا کہ کیا وہ پہلے مدعا علیہ کو اس کی 5 لاکھ روپے کی پیشکش کیبل کریں گے۔ بنگلے کے لیے 4,000، اور یکم جون 1944 کو وائٹ نے پہلے مدعا علیہ کو مندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک کیبل بھیجی:

" اگر مرکارا بنگلہ فروخت کے لیے ہے تو پوچھ گچھ کریں، سب سے کم اعداد و شمار کا تار لگائیں۔'

24 جولائی 1944 کو مدعی نے پہلے مدعا علیہ کو لکھا کہ وہ بنگلہ ایک لاکھ روپے میں خریدنے کے لیے تیار ہے۔ 5, 000 اور اگر پیشکش اسے قابل قبول تھی، تو وہ (پہلا مدعا علیہ) مدعی کو بتائے کہ اسے قیمت کی ادائیگی میں کس بینک کو چیک جاری کرنا چاہیے۔ اس خط کے بعد ینگ مین کی طرف سے پہلے مدعا علیہ کو درج ذیل اثر کے لیے ایک کیبل جاری کی گئی:

"موروورن لاج کو فوری قبضے کے لیے چھ ہزار روپے کی پیشکش کی ہے۔"

8 اگست 1944 کو ینگ مین کو پہلے مدعا علیہ کی طرف سے ایک کیبل موصول ہوئی جس میں کہا گیا:"دس ہزار روپے سے کم قبول نہیں کریں گے۔ 7" اگست 1944 کو مدعی نے ینگ مین کو خط لکھ کر پوچھا کہ کیا اس کی پیشکش قبول کر لی گئی ہے، اور کہا کہ اگر مناسب پایا گیا تو وہ کسی بھی زیادہ قیمت کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے۔ دریں اثنا، 8 اگست کو، پہلے مدعا علیہ نے ینگ مین کو ایک ہوائی جہاز بھیجا، جس میں دیگر باتوں کے

ساتھ کہا گیا ہے:

"مجھے کچھ دن پہلے آپ کی طرف سے ایک کیبل ملی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ آپ کو ایک روپے کی پیشکش کی گئی تھی۔ مورورن لاج کے لیے 6,000۔

کرنل ڈی۔ آئی۔
میک فرسن
بمقابلہ
ایم۔ این۔ اپنا اور دوسرا۔
فضل علی جے۔

اسی وقت مجھے وائٹ سے یہ کہتے ہوئے ایک ملا کہ بنگلے کی قیمت روپے تھی۔ 000 ,10۔ تو آپ کو تار لگا دیا-' روپے سے کم قبول نہیں کریں گے۔ 000 ,10'۔ 9" اگست 1944 کو ینگ مین نے مدعی کو اس طرح لکھا:" آپ کے 7 اگست کے خط کے جواب میں، مجھے کل کرنل میک فرسن کی طرف سے ایک کیبل موصول ہوئی جس میں آپ کی 5 لاکھ روپے کی پیشکش کی گئی تھی۔ 000 ,6، جو مندرجہ ذیل ہے:' دس ہزار روپے سے کم میک فرسن قبول نہیں کریں گے۔

مدعی نے اپنی شکایت میں کہا ہے کہ ینگ مین کا یہ خط اسے 14 اگست 1944 کو موصول ہوا تھا، اور اس نے فوری طور پر "پہلے مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی جوابی پیشکش" کو قبول کر لیا، اور ینگ مین کو لکھے گئے خط میں تحریری طور پر اس کی تصدیق کی۔ تاہم، اپنے ثبوت میں مدعی نے کہا ہے کہ وہ ینگ مین سے اس کا خط موصول ہونے کے بعد 11 اگست کو ملا تھا اور اسے ذاتی طور پر بتایا تھا کہ وہ اسے 5 لاکھ روپے ادا کرے گا۔ بنگلے کے لیے 10,000 اور فوری ترسیل کی ضرورت ہوگی۔ ویلنس کے الزامات کے بارے میں بھی کچھ باتیں ہوئیں، اور بالآخر مدعی ان charges.Afterwards کو برداشت کرنے پر راضی ہو گیا، اس نے 14 اگست کو ینگ مین کو ایک خط لکھا جس میں مؤخر الذکر کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے اس نے مندرجہ ذیل بیان کیا:

"میں اس بنگلے کے لیے دس ہزار کی اپنی زبانی پیشکش کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں شکر گزار رہوں گا اگر آپ براہ کرم مدراس میں اپنے وکلاء سے مشاورت کے ساتھ جلدی کریں اور رقم وصول کرنے اور بنگلے کو جلد از جلد حوالے کرنے کے انتظامات کریں۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تین دن بعد، یعنی 17 اگست کو، ایک سبیا نے ینگ مین کو لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ "اس نے اپنی ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی تصدیق کی۔ بنگلے کی خریداری کے لیے پچھلے دن اسے (ینگ مین) 10,500 دیے گئے، اور اسے توقع تھی کہ مؤخر الذکر نے پہلے مدعا علیہ کو وعدے کے مطابق پیشکش سے آگاہ کیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ینگ مین نے نہیں کیا

سبیا کی پیشکش پہلے مدعا علیہ کو بتائیں، لیکن 26 اگست کو اسے ایک کیبل مندرجہ ذیل کو بھیجیں۔

اثر:

کرنل ڈی۔1۔میک فرسن
وی ایم این اپنااور ایک
اور۔
فضل علی جے۔

"دس ہزار موورن لاج کا فوری قبضہ پیش کیا، کیا میں بیچ سکتا ہوں۔"اسی دن، مندرجہ ذیل شرائط میں پہلے مدعا علیہ کو وائٹ کیبل:

"   "موورن بنگلے کے لیے گیارہ ہزار روپے کی پیشکش کریں بشرطیکہ فوری طور پر قبولیت اور قبضہ ہو۔قبولیت کی سختی سے سفارش کی جاتی ہے۔29"اگست کو ینگ مین نے پہلے مدعا علیہ کو ایک ایرگراف بھیجا جس میں اس نے مندرجہ ذیل لکھا:

" آپ کے 8 اگست کے ایرگراف خط کے لیے آپ کا شکریہ جو 24 اگست کو میرے پاس پہنچا۔میں نے سنیچر کو آپ کو ایک روپے کی پیشکش کی۔موورن لاج کے لیے 10,000 وہ خریدار ہوگا جس نے پہلے 10,000 روپے کی پیشکش کی تھی۔000 ,6،لیکن مجھے ایک یا دو دن پہلے وائٹ کا فون آیا تھا اور وہ مجھے بتاتا ہے کہ اس نے اسی دن روپے کی پیشکش کیبل کی تھی۔000 ,11۔میں سوائے اس کے کہ آپ نے ان کا جواب دیا ہوگا اور وائٹ کی پیشکش قبول کر لی ہوگی۔اگر آپ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کیا آپ براہ کرم جلد از جلد پاور آف اٹارنی تیار کرنے کا انتظام کریں گے۔"

اس دوران، پہلے مدعا علیہ نے وائٹ کو مندرجہ ذیل اثر کے لیے ایک کیبل بھیجی:

"مرکنٹائل بینک مدراس کے ینگ مین کو مطلع کرتے ہوئے میرے کھاتے میں پوری رقم جمع ہونے پر گیارہ ہزار موورن لاج کے قبضے کی اجازت قبول کریں۔"

اس کے بعد دوسرے مدعا علیہ نے ایک لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔000 ,11 اور بنگلے پر قبضہ کر لیا۔ اس معاملے میں فیصلہ کیا جانے والا سوال یہ ہے کہ کیا اس خط وکتابت کے پیش نظر جو دوبارہ پیش کیا گیا ہے، یہ مانا جا سکتا ہے کہ 14 اگست کو مدعی کے حق میں "موورن لاج" کی فروخت کا معاہدہ طے پایا تھا، جیسا کہ اس نے شکایت میں کہا تھا۔مقدمے کی سماعت کرنے والے کورگ کے جوڈیشل کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ ایک معاہدہ طے پایا ہے،لیکن مدعی کو مخصوص کارکردگی کے لیے حکم نامہ دینے کے بجائے، اسے ایک لاکھ روپے کی رقم دی گئی۔ اسے معاوضے کے طور پر 3,000۔اس فرمان کے خلاف، صرف پہلے مدعا علیہ نے جوڈیشل کمشنر دیوانی پروسیجر کوڈ کی دفعہ 109 (سی) کے تحت سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد اپیل کی ہے۔مدعی نے کسی اپیل کو ترجیح نہیں دی ہے۔

مدعی کا مقدمہ یہ ہے کہ 5 اگست کو پہلے مدعا علیہ کی طرف سے بھیجی گئی کیبل، اور 8 اگست کو نوجوان کو موصول ہوئی،

اس اثر سے کہ وہ 5 لاکھ روپے سے کم قبول نہیں کرے گا۔ 10, 000، ایک جوابی پیشکش تھی جو اس نے ینگ مین کے بذریعے مدعی کو کی تھی، اور معاہدہ اس کے قبول کرتے ہی مکمل ہو گیا تھا۔ تاہم ہمیں اس کیس کے تمام حقائق کو برقرار رکھنا مشکل لگتا ہے کہ 14 اگست 1944 کو کوئی معاہدہ طے ہوا تھا، اور اس خیال میں ہماری حمایت ہاروی بمقابلہ فیسی (1) کے معروف کیس سے ہوتی ہے، جس میں حقائق کچھ حد تک موجودہ کیس سے ملتے جلتے تھے۔ اس صورت میں، اپیل گزاروں نے جواب دہندگان کو ٹیلی گراف کیا تھا کہ " کیا آپ ہمیں بی ایچ پی بیچ دیں گے؟" ٹیلی گراف سب سے کم نقد قیمت"، اور جواب دہندگان نے جواب میں ٹیلی گراف کیا، " بی ایچ پی کے لیے سب سے کم قیمت £900"، اور پھر اپیل گزاروں نے ٹیلی گراف کیا، " ہم آپ کی طرف سے پوچھے گئے £900 میں بی ایچ پی خریدنے پر راضی ہیں۔ براہ کرم ہمیں اپنا ٹائٹل ڈیڈ بھیجیں تاکہ ہمیں جلد قبضہ مل سکے، " لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ ان حقائق پر، پریوی کونسل نے فیصلہ دیا کہ کوئی معاہدہ نہیں تھا، اور بورڈ کا فیصلہ سنانے والے لارڈ نورس نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

کرنل ڈی۔ آئی۔ میک فرسن
ایم۔ این۔ اپنا اور دوسرا
فضل علی جے۔

"اپیل گزاروں کا تیسرا ٹیلیگرام ایل ایم فیسی کے جواب کو پیش کرتا ہے جس میں اس کی سب سے کم قیمت کو انہیں نامزد قیمت پر فروخت کرنے کی غیر مشروط پیشکش کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان کے لارڈ شپ ایل ایم فیسی کے ٹیلیگرام کو کسی بھی لحاظ سے اس کے پابند ہونے کے طور پر نہیں مان سکتے، سوائے اس کے کہ وہ اپنی شرائط کے مطابق کرتا ہے۔ , سب سے کم قیمت۔ باقی سب کچھ کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، اور اپیل گزاروں کے جوابی ٹیلیگرام کو انہیں فروخت کرنے کی پیشکش کی قبولیت کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔ یہ ایک پیشکش ہے جسے ایل ایم فیسی کو قبول کرنا ضروری ہے۔ معاہدہ صرف اس صورت میں مکمل ہو سکتا ہے جب ایل ایم فیسی نے اپیل کنندہ کا آخری ٹیلیگرام قبول کر لیا ہو۔ اپیل گزاروں کے لیے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ایل ایم فیسی کے ٹیلیگرام کو اپیل گزار کے ٹیلیگرام میں ڈالے گئے پہلے سوال کے لیے 'ہاں' کہتے ہوئے پڑھا جانا چاہیے، لیکن اس دلیل کی حمایت کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ فیسی کا ٹیلیگرام ایک عین سوال کا درست جواب دیتا ہے، یعنی۔ , قیمت۔ معاہدہ ٹیلیگرام کے ذریعے ظاہر ہونا چاہیے، جبکہ 166

ایم۔ این۔ اپنا اور دوسرا۔

کرنل ڈی۔ آئی۔ میک فرسن

اپیل کنندگان یہ دعوی کرنے کے پابند ہیں کہ پہلے سوال کی قبولیت مضمر ہے۔ ان کے حاکموں کی رائے ہے کہ سب سے کم قیمت کا محض بیان جس پر فروش فروخت کرے گا اس میں انکوائری کرنے والے افراد کو اس قیمت پر

فروخت کرنے کا کوئی مضمر معاہدہ نہیں ہے۔"

فضل علی جے۔

جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں اسے کچھ حقائق سے تقویت ملتی ہے جو فریقین کے درمیان خط و کتابت سے سامنے آتے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا پہلے مدعا علیہ نے 5 اگست کو اپنی کیبل میں جوابی پیشکش کی تھی یا وہ محض پیشکشوں کو مدعو کر رہا تھا۔ مدعی نے 14 اگست کو ینگ مین کو لکھے گئے اپنے خط میں کہا کہ اس نے بنگلے کے لیے دس ہزار کی اپنی زبانی پیشکش کی تصدیق کی، اور اس نے اتنے الفاظ میں نہیں کہا کہ اس نے پہلے مدعا علیہ کی 'جوابی پیشکش' قبول کر لی۔ اسی طرح ینگ مین نے 28 اگست کو پہلی دفاعی چیونٹی کو جو کیبل بھیجی تھی، اس میں انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ مؤخر الذکر کی پیشکش قبول کر لی گئی ہے، بلکہ کہا کہ انہیں ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی گئی تھی۔ بنگلے کے لیے 10,000 اور ان الفاظ کے ساتھ اختتام کیا" کیا میں بیچ سکتا ہوں؟"""اس طرح کسی بھی فریق نے پہلے مدعا علیہ کی کیبل کو جوابی پیشکش پر مشتمل نہیں سمجھا۔ دوسری طرف، وہ اس بنیاد پر آگے بڑھے کہ مدعی نے ایک لاکھ روپے کی پیشکش کی تھی۔000 ,10 جو پہلے مدعا علیہ کی طرف سے قبولیت سے مشروط تھا۔ بظاہر، پہلا مدعا علیہ نہ صرف ینگ مین بلکہ وائٹ کے ساتھ بھی رابطے میں تھا، اور ان دونوں نے صحیح طور پر سوچا کہ اس پر پہلے مدعا علیہ کی واضح رضامندی حاصل کیے بغیر کوئی لین دین نہیں کیا جا سکتا۔

مدعی کے وکیل، مسٹر جندر الال، جنہوں نے طاقت اور صلاحیت کے ساتھ اپنے نکات پر زور دیا، نے دعوی کیا کہ 26 اگست 1944 تک ینگ مین حریف بولی لگانے والے یا کم از کم وائٹ کے زیر اثر آ گیا تھا جو اس کی حمایت کر رہا تھا، اور پہلے مدعا علیہ کے لیے کیبل ینگ مین نے جان بوجھ کر اس طرح تیار کی تھی کہ مدعی کو تعصب لاحق ہو۔ تاہم اس طرح کے انتہائی نتیجے کی تائید کرنے کے لیے شواہد میں کچھ بھی نہیں ہے۔ دوسری طرف، ینگ مین نے اپنے شواہد میں واضح طور پر کہا ہے کہ اس نے سبیا کی اعلی پیشکش کو قبول کرنا نامناسب محسوس کیا اور ایس سی آر کیا۔

اسے پہلے مدعا علیہ تک نہ پہنچائیں۔ اس بیان کی تائید 26 اگست کی کیبل نے کی ہے اور اگر ینگ مین کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس کا کوئی جھکاؤ تھا، تو یہ یقینی طور پر مدعی کے حق میں تھا۔ ان حالات میں، یہ ماننا مشکل ہوگا کہ ینگ مین نے مدعی کی جوابی پیشکش کی قبولیت کو جان بوجھ کر کیبل میں اپنی پیشکش کے طور پر غلط بیان کیا تھا جو اس نے 26 اگست کو پہلے مدعا علیہ کو بھیجا تھا۔